نجومِ ہدایت

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف)

مؤلف
محمد جاوید منظور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نجُوم ہدایت

مؤلف

محمد جاوید منظُور

زندۂ جاوید پیارا ہر صحابی آپ ﷺ کا
ہے ہدایت کا ستارا ہر صحابی آپ ﷺ کا

نجومِ ہدایت

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف)

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں

اِن میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف)

مؤلف

محمد جاوید منظور

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 0331-4489310
e-mail: *nastalique786@gmail.com*

نام کتاب	نجومِ ہدایت
مؤلف	محمد جاوید منظُور
اشاعت	نومبر 2022ء
طابع	حاجی منیر پرنٹنگ پریس، لاہور
تعداد	500
قیمت	-/350 روپے
رابطہ نمبر	0341-0780786

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 0331-4489310
E-mail: *nastalique786@gmail.com*

انتساب

حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ علیہما السلام

والدین کریمین، طیّبین، طاہرین

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فہرست

پیش لفظ

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ آج کل کے مادہ پرستی اور افراتفری کے دور میں ہم اپنے دین سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں۔ دین سے یہ دُوری، غیروں کی اندھا دُھند تقلید، سوشل میڈیا کا غلط استعمال اور وقت کا ضیاع تربیت میں فُقدان اور اخلاقی قدروں میں بگاڑ کا موجب بن رہا ہے جس کی وجہ سے ہم دن بہ دن مُشکلات کا شکار ہوتے جارہے ہیں اور اِس سے ہمارے معاشرے پر غلط اثرات مرتب ہورہے ہیں اور نئ نسل، کردار سازی نہ ہونے کی وجہ سے عجیب صورتحال سے دوچار ہوتی جارہی ہے۔ جدیدیت اُسے اپنے مذہب اور تہذیب و تمدّن سے بیگانہ کررہی ہے۔ اگر اِس مُشکل سے نکلنا ہے، اپنے کردار اور اخلاقی قدروں کو درست کرنا ہے اور اپنے معاشرے میں امن، سکون اور رواداری قائم کرنی ہے تو ہمیں اپنے اسلاف سے اپنے رشتے کو مضبوطی سے جوڑنا ہوگا۔

اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کو خاتم النبیّین اور رحمۃ اللّعٰلمین بنا

کر مبعوث فرمایا۔آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کو ہمارے لئے کامل نمونہ قرار دیا اور جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھالا وہ آپ ﷺ کے جانثار ساتھی یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔اِن کے ایمان، اخلاص، اخلاق، جرأت، بہادری، شجاعت، جوانمردی، دیانتداری، جانثاری، اللہ عزوجل اور اُسکے پیارے حبیب ﷺ سے عشق میں وارفتگی کی مثال نہیں ملتی۔اِن حضرات نے نہ صرف خود اِتباعِ رسُول ﷺ کی مثال قائم کی بلکہ اللہ عزوجل اور اُسکے پیارے حبیب ﷺ کے احکامات اُمّت تک نہایت دیانتداری سے پہنچائے۔اِس کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بشمول ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن، اہلبیتِ اَطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین، عشرہ مُبشرہ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کا مختصر تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ ہمارے بچے اور نوجوان نسل اِن پاک ہستیوں کے بارے میں جان سکیں اور اِسکو پڑھنے کے بعد اِنکو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت کا سیر حاصل مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہو، اور اپنی زندگی میں غیر مُسلم ہیروز اور ڈرامے کے کرداروں کو اپنا رول ماڈل بنانے کی بجائے اپنے پیارے نبی ﷺ کے اِن جانثار ساتھیوں کو اپنا رول ماڈل بنائیں تا کہ دین و دُنیا میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ہمارے پیارے آقا ﷺ کا اِرشادِ پاک ہے

❁ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں اِن میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔

قدیم زمانے میں جب قافلے رات کو صحرا یا جنگل میں سفر کرتے تو ستاروں کے ذریعے ہی راستوں کا پتہ چلاتے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ پاک اِس پس منظر میں کتنا بلیغ ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر صحابی آسمانِ رُشد و ہدایت کا روشن ستارہ ہے جو راہِ ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمّتِ مُسلمہ کے درمیان رابطہ اور واسطہ ہیں۔انہی کے وسیلے سے اُمّت تک قُرآنِ کریم، سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور شرعی احکام پہنچے۔اُن کو سَبّ و شتم کرنا لائقِ تعزیر جُرم ہے۔ حُضُور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "جو شخص کسی نبی علیہ السلام کو گالی دے اُسے قتل کرو اور جو کسی صحابی کو گالی دے اُسے کوڑے لگاؤ①" اس پر جمہور عُلما کا اتفاق ہے۔

ابوزرعہ الرّازی رحمۃ اللہ علیہ جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہیں اِس مسئلہ کو بطور قاعدہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں"② جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ

---

① (المُعجم الصغیر، امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایُّوب الطبرانی، جلد۱، صفحہ۲۵۹)

② توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کا شرعی حکم (یعنی توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کرنے والوں کے بارے شرعی حکم) (حضرت مولانا ساجد خان اتلوی) صفحہ۱۳۵

نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صحابی کی شان میں تنقیص کرتا ہے تو یقین کرو کہ یہ شخص بے دین اور زندیق ہے، وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہمارے نزدیک حق ہے اور قُرآنِ کریم بھی حق ہے اور قُرآنِ کریم اور سُننِ نبوی ﷺ دونوں چیزوں کو ہماری طرف پہنچانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ اب یہ لوگ ہمارے دین کے عینی گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں تاکہ قُرآن وسُنّت کو باطل ٹھہرائیں۔"

اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں، ہمارے بچوں اور ہماری نوجوان نسلوں کو آپ ﷺ کی بزم کے اِن روشن ستاروں سے روشنی حاصل کرکے اپنی زندگیاں اِتبّاعِ رسُول ﷺ اور محبتِ رسُول ﷺ میں بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر، خاتمہ باالایمان نصیب فرمائے۔ آمین

جن شخصیات نے اِس کتاب کے بارے میں اپنی قیمتی رائے کا اِظہار فرمایا اُنکا میں تہہِ دِل سے ممنون ہُوں۔ سب سے پہلے میرے مُحسن جناب جسٹس (ر) میاں نذیر اختر صاحب ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپ نامور قانون دان، دینی اسکالر، شاعر اور مصنف، الغرض آپ بے شمار اوصاف کے حامل ہیں۔ آپ کی زندگی دینِ اسلام کی سر بلندی،

تحفظِ ختمِ نبوّت و ناموسِ رِسالت ﷺ، جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنے، مظلوموں کو انصاف دلانے اور قوم کی اصلاح کے لئے مسلسل جدوجہد سے عبارت ہے۔ آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ بطور سینئر وکیل آپ نے عاشقِ رسول ﷺ جناب غازی ملک مُمتاز قادری شہیدؒ کے دفاع کا فریضہ بھی فی سبیل اللہ بخوبی انجام دیا۔ آپ نے اِس کتاب کی تکمیل کے مراحل کے دوران نہ صرف میری اصلاح اور رہنمائی فرمائی بلکہ کتابِ ہٰذا کو قارئین کیلئے مزید مُفید بنانے کیلئے اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔ میری دُعا ہے اللہ عزوجل آپ کو دین و دُنیا کی بھلائیاں اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

اُستاذِ محترم جناب مُفتی محمد علی ازہری صاحب، جامع ازہر مصر سے فارغُ التحصیل ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ نے اپنی مصروفیات کے باوجود میری رہنمائی کی اور مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ میری دُعا ہے اللہ عزوجل آپ کو دین و دُنیا کی بھلائیاں اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

سگِ داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ

محمد جاوید منظور قادری

نسلِ نو کی رہنمائی کی کاوش

برادرم جاوید منظور دینی جذبوں سے سرشار نوجوان ثنا خوانِ مُصطفٰے ﷺ ہیں۔ وہ محافلِ میلاد کی جانی پہچانی شخصیّت ہیں۔ حمد و نعت کے علاوہ ان کی مختصر نثری کاوشیں بھی قابلِ قدر ہیں۔ زیرِ نظر کتاب نجومِ ہدایت کا مقصد یہ ہے کہ مختصر سے وقت میں نسلِ نو اس کا مطالعہ کر کے اپنے اخلاق کو سنوارنے اور خود کو صحیح اسلامی ڈھانچے میں ڈھال کر معاشرے میں امن و سکون اور رواداری کی فضا قائم کرنے کے لئے مثبت کردار ادا کرے۔

زیرِ نظر کتاب میں انہوں نے حُضور نبی اکرم ﷺ سے فیض یاب ہونے والی ہستیوں بشمول حُضور ﷺ کی ازواجِ مُطہرات، آپ ﷺ کی اولادِ پاک، نواسے نواسیوں اور عشرہ مبشّرہ میں شامل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے ان ہستیوں کی سیرت کے کچھ اہم گوشے بیان کیئے ہیں جن کو پڑھ کر قارئین کے دل میں بھی ان کی پیروی کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اِس کتاب میں اصحابِ صُفّہ، مئوذّنینِ بارگاہِ

رسالت ﷺ، شُعرائے بارگاہِ رسالت ﷺ، مشہور صحابیات، شُہدائے بدر اور شُہدائے اُحد کے اسمائے مُبارک درج کیئے ہیں۔ اِن ہستیوں کے اسمائے پاک پڑھنے سے ہی دِل کو طمانیّت اور خیر و برکت نصیب ہوتی ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ کریم مصنف کے قلم میں مزید زور اور تحریر میں تاثیر عطا فرمائے اور اِن کی تصانیف کو نسلِ نو کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

جسٹس (ر) **میاں نذیر اختر**

سابق: جج لاہور ہائیکورٹ لاہور۔ سابق: ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

سابق: امین بیت المال پنجاب۔ سابق: ایسوسی ایٹ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی لا کالج لاہور

اسلاف سے رہنمائی

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین والانبیاء و علیٰ آلہ و اصحابہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین ۔ و بعد:

قُرآنی اصول کے مطابق انسان کی کامیابی کا معیار سیرتِ رسول ﷺ ہے لہذا یہی وجہ تھی کی ہمارے اسلاف صالحین، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کرام اپنی اولاد کو سیرتِ رسولِ مکرم ﷺ ایسے یاد کرواتے جیسے ہم اپنے بچوں کو سُورہ فاتحہ یاد کرواتے ہیں پر بدقسمتی سے اب ہم نے سُورہ فاتحہ بھی صحیح معنوں میں یاد کروانے والی عادت ترک کر دی ہے۔اسلاف اپنی اولاد کے لئے سیرتِ رسولِ مکرم ﷺ کو کتنا ضروری سمجھتے تھے اسکا اندازہ ذیل اقوال سے لگایا جاسکتا ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کنا نعلم اولادنا سیرۃ الرسول ﷺ و مغازیہ کما کنا نعلمھم القرآن.

ہم اپنی اولاد کو سیرتِ رسولِ کریم ﷺ اور آپکے غزوات کی تعلیم ایسے دیتے جیسے ان کو قرآن سکھاتے۔

(مقدمہ نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین، ص:3)

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کنا نعلم مغازی النبی ﷺ کما کنا نعلم السورۃ من القرآن.

ہم اپنے (بچوں کو) حُضور ﷺ کی (کفار کے ساتھ لڑی جانے والی) لڑائیوں (غزوات) کے بارے میں ایسے تعلیم دیتے جیسے قرآن کی سُورت کو سکھاتے (یعنی کثرت سے ذکر کرتے اور زبانی یاد کرواتے)۔

علامہ زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فی علم المغازی علم الآخرۃ والدُنیا.

حُضور ﷺ کے غزوات کے علم میں آخرت و دُنیا کا علم ہے (لہذا اسے پڑھا کرو)۔ (السیرۃ النبویہ لابن کثیر، 2/355)

ہم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کرام کی اس سُنت مبارکہ کو چھوڑ دیا ہے۔ اب ضرورت اِس امر کی ہے کہ اس کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اسی سلسلے میں مئولف (محمد جاوید منظُور) نے اپنی اِس کتاب میں سیرت کے بعد

احوال کو ہمارے اور ہماری اولادوں کے لئے بڑی خوبصورتی اور نظم وضبط کے ساتھ قلمبند کیا ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی اسے یاد کرنا چاہے تو باآسانی کرسکتا ہے۔ ماضی میں جو ہم نے سیرتِ رسول ﷺ یاد کروانے والی سنت کو چھوڑ دیا تھا یہ کتاب اُس سنت کو ہمارے معاشرے میں دوبارہ زندہ کرنے کے لئے ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ہے۔ لہذا اس کتاب سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ اور علامہ اقبال رحمہ اللہ کا یہ شکوہ کہ

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے مُنتظرِ فردا ہو

اِس شکوے کو بھی اُسی وقت ختم کرسکتے ہیں جب ہمیں سیرتِ رسولِ مکرم ﷺ کے ذریعے ہمارے اسلاف کا علم ہوگا۔ اُنکی بہادری کے کارنامے ہمیں اور ہمارے بچوں کو معلوم ہونگے کہ وقت کی سپر پاورز کیسے اُنکے قدموں میں ڈھیر ہوگئیں۔ اِسی معرفت کے ذریعے ممکن ہے کہ ہم اور ہماری اولادیں اپنے لئے عظمت کی راہ ہموار کرسکیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل مؤلف کی اِس کاوش کو قبول فرما کر مقبولیت عطا فرمائے اور لوگوں کے لئے باعثِ ہدایت اور خیر و برکت بنائے۔

مُفتی محمد علی ازہری

صحابی کی تعریف و مفہوم

اس پر محدّثین کی اکثریت کا اتفاق ہے کہ صحابی وہ ہے جس نے حالتِ ایمان میں حُضور ﷺ کی ظاہری حیات میں زیارت و مُلاقات کا شرف پایا ہو اور پھر حالتِ ایمان میں ہی وصال ہُوا ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ عزوجل کی وہ رَشکِ ملائکہ جماعت ہے جن کو اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ کا قُرب اور ساتھ کا شرف بخشا اور جو نبیوں اور رسُولوں علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

اُن کے مولیٰ کے اُن پہ کروڑوں درُود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام
جس مُسلماں نے دیکھا اُنہیں اِک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

آج کل یہ بھی سُننے میں آ رہا ہے کہ جس نے حُضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی وہ بھی صحابی ہے، یہ قول سراسر باطل ہے۔ خواب میں زیارت کرنے والا خُوش بخت اور ولی اللہ تو ہوسکتا ہے مگر صحابی نہیں۔

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

قُرآنِ کریم کی روشنی میں

✿ اور بیشک مُہاجرین و انصار میں سے سابقین اور اوّلین (اگلے اور پہلے) اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ انکی پیروی کرنے والے ہیں اُن سب سے اللہ عزوجل راضی ہُوا۔ اور یہ اللہ عزوجل سے راضی ہیں اور اُس نے اُنکے لئے باغات تیار کرر کھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سُورۃ توبہ۔ آیت ۱۰۰)

✿ مُحمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسُول ہیں اور اُن کے اصحاب رضی اللہ عنہم کافروں پر سخت اور آپس میں نرم دِل ہیں، تُم اُنہیں دیکھو گے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اللہ عزوجل کا فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ اُن کی علامت اُن کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں۔ اُنکی یہ صفت توریت میں ہے اور اُنکی صفت اِنجیل میں ہے۔ (اُنکی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی ایک

باریک سی کونپل نکالی پھر اُسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی اور پھر اپنے تنے پر سیدھی ہوگئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ عزوجل نے مُسلمانوں کی یہ شان اِسلئے بڑھائی) تا کہ ان سے کافروں کے دِل جلائے۔ اللہ عزوجل نے ان میں ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ (سُورۃ الفتح۔آیت ۲۹)

✲ اور تمہیں کیا ہے کہ تُم اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ عزوجل ہی ہے۔ تُم میں فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ فتح (مکہ) کے بعد خرچ کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور اِن سب سے اللہ عزوجل سب سے اچھی چیز (جنّت) کا وعدہ فرما چُکا ہے اور اللہ عزوجل تُمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (سُورۃ الحدید۔آیت ۱۰)

✲ ان فقیر مُہاجروں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اِس حال میں کہ اللہ عزوجل کی طرف سے فضل اور اُسکی رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ عزوجل اور اُس کے رسُول ﷺ کی مدد کرتے ہیں۔ وہی لوگ سچے ہیں۔ (سُورۃ الحشر۔آیت ۸)

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم
حدیثِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

✵ حضرت عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانندہیں ۔اِن میں سے جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد۳، صفحہ۲۲۲، حدیث شریف ۵۷۶۲)

✵ حضرت ابُوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تُم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگرتم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو اُس کا ثواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مُد (آج کے پیمانے کے مطابق ایک کلو یا اس سے کچھ زیادہ) یا آدھے مُد کے برابر بھی نہ ہوگا۔

(سُنن ترمذی شریف جلد۲، صفحہ۸۹۱، حدیث شریف ۳۷۹۳)

✿ حضرت عبدُ اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرو، میرے بعد اُنہیں اپنے کلام کا نشانہ نہ بنانا۔جس نے اُن سے محبت کی اُس نے میری خاطر اُن سے محبت کی اور جس نے اُن سے بغض رکھا اُس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا۔جس نے اُنہیں اذیت پہنچائی اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ عزوجل کو اذیت دی یعنی ناراض کیا اور جس نے اللہ عزوجل کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ عزوجل اُسے پکڑے۔

(سُنن ترمذی شریف جلد۲،صفحہ۸۹۲،حدیث شریف۳۷۹۶)

✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اُس شخص کو (دوزخ کی) آگ نہیں چُھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا اُس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا۔

(سُنن ترمذی شریف جلد۲،صفحہ۸۹۳،حدیث شریف۳۷۹۷)

نبی کریم ﷺ

کی ازواجِ مُطہّرات رضی اللہ عنہن

وہ خُوش نصیب خواتین جنھیں نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے اپنی ازواج ہونے کا اعزاز بخشا۔قُرانِ کریم نے انہیں مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی ازواجِ مُطہّرات کو وہ اوصاف بخشے جواُن کو دُنیا جہان کی عورتوں سے جُدا، اعلی اور افضل مقام پر فائز کردیتے ہیں۔

حضرت سیّدہ خُدیجہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کی کُنیت اُمِ ہند، والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوّت سے 55 سال قبل (555 عیسوی) مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔زمانہ جاہلیت میں بھی آپ رضی اللہ عنہا اپنی پاکدامنی اور پاکیزہ سیرت کی وجہ سے اہلِ مکہ میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔بچپن سے ہی نہایت نیک اور شریف الطّبع تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی ابو ہالہ بن بناش تمیمی سے ہوئی جن سے آپ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹے تھے ایک ہالہ جو بچپن میں ہی وفات پا گئے اور دوسرے بیٹے کا نام ہند تھا جن کو بعض روایات کے مطابق صحابیت کا شرف بھی ملا۔ پہلے شوہر ابو ہالہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کی دوسری شادی عتیق بن عابد (یا عائذ) مخزومی سے ہوئی۔ اِن سے بھی ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ہند تھا۔ کچھ عرصہ بعد عتیق بن عابد بھی وفات پا گئے۔ اِسکے بعد قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے آپ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے پیغام بھیجے مگر آپ رضی اللہ عنہا نے رد کر دیے۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنا زیادہ تر وقت خلوت نشینی اور کعبہ شریف میں گزارتیں۔

جب آپ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کا سامانِ تجارت لے کر بُصریٰ گئے تو آپ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے واپسی پر سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانتداری اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھے سلوک کے بارے میں بتایا جس سے آپ رضی اللہ عنہا بے حد متاثر ہوئیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ نفیسہ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ اِسطرح ہجرت سے 28 سال قبل آپ رضی اللہ عنہا کا تیسرا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہُوا۔ جنابِ ابُو طالب رضی اللہ عنہ نے نکاح کا خُطبہ پڑھا اور 500 طلائی درہم مہر

قرار پایا۔اُس وقت نبی کریم ﷺ کی عُمر مُبارک 25 سال اور آپ رضی اللہ عنہا کی عُمر مُبارک 40 سال تھی۔آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو دو بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔

غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے بعد آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور کُچھ خدشات کا اِظہار فرمایا تو اُس وقت بھی آپ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ سچ بولنے والے،امانتدار،مہمان نواز،غریبوں کے دستگیر، صلئہِ رحم کرنے والے اور دُکھیوں کے خبر گیر ہیں۔اللہ عزوجل آپ ﷺ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔آپ رضی اللہ عنہا کو عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔آپ رضی اللہ عنہا نے ہر موقع پر نبی کریم ﷺ کی دِلجوئی فرمائی۔نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے " میں جب کُفّار سے کوئی بات سُنتا اور وہ مجھے ناگوار گزرتی تو میں خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہتا وہ اِسطرح میری ڈھارس بندھاتیں کہ میرے دِل کو تسکین ہو جاتی اور کوئی رنج ایسا نہ تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باتوں سے آسان اور ہلکا نہ ہُوا ہو۔①"

آپ رضی اللہ عنہا کی اِسی ہمدردی اور جاں نثاری کی وجہ سے نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت فرماتے۔جب تک آپ رضی اللہ عنہا حیات رہیں آپ ﷺ نے دُوسرا نکاح نہ کیا۔ ① تذکارِ صحابیات (طالب ہاشمی) صفحہ ۴۲

صحیح بخاری و مُسلم میں حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ عزوجل کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت خُدیجہ رضی اللہ عنہا دسترخوان لا رہی ہیں جس میں کھانا پانی ہے جب وہ لائیں اُن کو اُن کے رب عزوجل کا سلام پہنچا دیجیئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال 65 سال کی عُمر میں ہجرت سے 3 سال قبل 10 رمضان المُبارک کو مکہ مُکرمہ میں ہُوا۔ اُس سال کو عامُ الحُزن (غم کا سال) بھی کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا مزار مُبارک مکہ مکرمہ میں واقع قبرستان جنّتُ المعلیٰ میں مرجعِ خلائق ہے۔

حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام زمعہ بن قیس اور والدہ کا نام شموس بنت قیس بن زید بن عُمر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوّت سے 55 سال قبل (555 عیسوی) مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح آپ رضی اللہ عنہا کے چچازاد حضرت سکران رضی اللہ عنہ بن عمرو سے ہوا جن سے آپ رضی اللہ عنہا کے ایک بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ حق کا آغاز کیا تو اِن سلیمُ الفطرت زوجین نے فوراً اِسلام قبول کیا۔ حبشہ کی دوسری ہجرت کے وقت یہ دونوں بھی ہجرت کر گئے اور جب کافی عرصہ کے بعد مکہ مکرمہ واپس

لوٹے تو چند دن بعد حضرت سکران رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔ یہ وہی وقت تھا جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مُبارک افسُردہ رہتی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جاں نثار صحابیہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رفیق اور غمگسار کی ضرورت ہے اگر اجازت دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ ثانی کے لئے کوشش کروں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو ملا تو اُنھوں نے اور اُن کے والد نے اِسے بخوشی قبول کرلیا۔ اِسطرح ہجرت سے 3 سال پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے مزاجِ اقدس میں شگفتگی تھی جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات بہت محظوظ ہوتے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو 10 ہجری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کو ایثاروسخاوت کی نعمت سے نوازا تھا۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کے پاس درہموں سے بھرا تھیلا بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہا نے سب درہم راہِ خُدا عزوجل میں تقسیم فرما دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 22 ہجری، شوال کے مہینے مدینہ منورہ میں ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا مزارِ اقدس جنّتُ البقیع میں ہے۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام سیّدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام زینب رضی اللہ عنہا (اُمّ رُومان) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا لقب حُمیرا، صدّیقہ، اور کُنیّت اُمِّ عبدُاللہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 9 سال قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی بہت ذہین تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح شوال 1 ہجری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہُوا اور رُخصتی کچھ عرصہ بعد 1 یا 2 ہجری میں ہُوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 500 درہم بطور مہر ادا کیئے۔ آپ رضی اللہ عنہا رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب زوجہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کو محبت سے حُمیرا پُکارتے۔ آپ رضی اللہ عنہا گھریلو کام کاج بھی نہایت خُوش اسلُوبی سے انجام دیتیں۔ دن رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت صُحبت کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے سمندرِ بیکراں سے بھی خُوب سیراب ہُوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دو ہزار سے زائد احادیث روایت فرمائیں۔ بعض عُلماء کا قول ہے کہ شرعی احکام کے متعلق ایک چوتھائی احادیثِ مُبارکہ آپ رضی اللہ عنہا سے منقول (روایت) ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا شُمار اکابر فقہا، عُلماء، فُصحا صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے تلامذہ (شاگردوں) اور آپ رضی اللہ عنہا سے علمی اِستفادہ کرنے والوں کی تعداد 200 کے قریب ہے جن

میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔جن میں سے کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ ،حضرت عُروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا ،حضرت مسرُوق بن اجدع رحمۃ اللہ علیہ اور اِمام نخعی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جو مسئلہ پیش آتا اُس مسئلے کا حل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود ہوتا یعنی ہر مسئلے کے بارے اُنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ معلوم تھا۔

حضرت عُروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قُرآن وحدیث، فقہ، تاریخ اور علم الانساب میں کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نہیں پایا۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر میں نے کسی کو فصیح اللّسان نہیں پایا۔

آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ پاک کے چند نُمایاں پہلو:۔

آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب زوجہ ہیں

آپ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کی گواہی خُود اللہ عزوجل نے قُرآنِ کریم میں

دی اور اُنکی برأت میں اٹھارہ آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں۔

نزُولِ وحی کے وقت ازواج میں سے صرف آپ رضی اللہ عنہا ہی پاس موجود ہوتیں۔

آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کے سِوا کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا

وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مُبارک آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کے حُجرہ مُبارک میں ہی ظاہری دُنیا سے پردہ فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر بننے کی سعادت بھی آپ رضی اللہ عنہا کے حُجرہ مُبارک کو ہی حاصل ہُوئی۔

آپ رضی اللہ عنہا کو علمی کمالات، دینی خدمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات وارِشادات کی نشر واشاعت کی وجہ سے جو فضیلت حاصل ہے اُسکی مثال نہیں ملتی۔آپ رضی اللہ عنہا بے حد فیّاض، مہمان نواز، غریب پرور اور عفو و شفقت فرمانے والی تھیں۔آپ رضی اللہ عنہا اپنے دُشمنوں اور مخالفوں تک کو معاف کردیتیں۔یہ بھی آپ رضی اللہ عنہا کا ایثار تھا کہ روضہ مُبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اپنی تدفین کیلئے رکھی ہُوئی جگہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی۔

آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک 67 سال کی عمر میں 17 رمضانُ المبارک 58 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا اور تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔

حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ کے والد کا نام سیّدنا عُمر فاروق رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام زینب بنت مظعُون بن حبیب رضی اللہ عنہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 18 سال قبل مکہ مُکرمہ میں ہوئی ۔جب آپ رضی اللہ عنہا سِنِ بلوغت کو پہنچیں تو السّابقُون الاوّلُون میں سے ایک جلیل القدر صحابی حضرت خُنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔حضرت خُنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ جنگِ اُحد میں شدید زخمی ہُوئے اور انہی زخموں کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔حضرت عُمر رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادی کی وجہ سے فکرمند رہنے لگے۔آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کی پیشکش بھی کی لیکن وہ دونوں حضرات خاموش رہے۔چنانچہ اِس وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کافی رنجیدہ ہُوئے اور اپنی کیفیت کا اظہار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ایسے شخص سے کیوں نہ ہو جائے جو ابُوبکر رضی اللہ عنہ اور عُثمان رضی اللہ عنہ دونوں سے بہتر ہے۔" اِسطرح آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح

3 ہجری کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہُوا۔

نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم کا خاص اہتمام فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کے اِرشاد کے مطابق حضرت شِفاء رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کو لکھنا سکھایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قُرآنِ کریم کے کتابت کردہ تمام حصے آپ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوا دیئے جو آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے۔ آپ رضی اللہ عنہا فقہ و حدیث میں مُمتاز مقام رکھتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے ساٹھ احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ عبادت کرنے والی اور خُدا ترس تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک 63 سال کی عمر میں 45 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔

حضرت سیّدہ زینب بنت خُزیمہ رضی اللہ عنہا (اُمّ المساکین)

آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام خُزیمہ بن حارث بن عبدُ اللہ اور والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا لقب اُمُّ المساکین ہے۔ ولادت ہجرت سے 26 سال قبل مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا شروع سے ہی نہایت فیّاض اور سخی تھیں۔ ہر وقت، فقیروں اور مسکینوں کی مدد میں مصروف رہتیں اِسی لئے آپ رضی اللہ عنہا اُمُّ المساکین کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا

پہلا نکاح جلیلُ القدر صحابی، نبی کریم ﷺ کے پُھوپھی زاد بھائی حضرت عبدُ اللہ بن جحش رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ ہُوا جو غزوۂ اُحد میں جوانمردی کے ساتھ لڑتے ہُوئے شہید ہو گئے۔ اُن کی شہادت کے بعد اُسی سال 3 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہُوا۔ نکاح سے 8 ماہ بعد آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک 30 سال کی عمر میں ربیعُ الآخر 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خُود آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنّتُ البقیع میں دفن فرمایا۔

حضرت سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نام ہند رضی اللہ عنہا ہے مگر آپ اپنے نام کی بجائے اپنی کنیت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپکے والد کا نام ابُو اُمیّہ (حذیفہ بن مغیرہ) اور والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 30 سال قبل مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت ابُو سلمہ ابن عبدُ الاسد رضی اللہ عنہٗ سے ہُوا جن سے چار بچے پیدا ہُوئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کیساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی جب وہاں سے مکہ مکرمہ واپس آئے تو کُفّار کے ظُلم وسِتم کی وجہ سے آپ دونوں رضی اللہ عنہما نے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر ابُو سلمہ رضی اللہ عنہٗ غزوۂ اُحد میں شدید زخمی ہو

گئے۔اگرچہ اُن کے زخم ٹھیک ہو گئے مگر کچھ دیر بعد پھر تازہ ہو گئے جنکی تاب نہ لاتے ہُوئے آپ رضی اللہ عنہ 4 ہجری میں وصال فرما گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضراتِ ابُو بکر و عُمر رضی اللہ عنہما نے آپ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے پیام بھجوائے مگر آپ رضی اللہ عنہا نے منظور نہ فرمائے لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیام آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہا "مرحبا برسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "۔اِسطرح شوال المکرّم 4 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہُوا۔عقل و دانائی اور رائے میں پختگی کے ساتھ ساتھ علمِ فقہ میں بھی آپ رضی اللہ عنہا کو غیر معمولی مہارت کی وجہ سے فُقہا صحابیات میں شُمار کیا جاتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہا سے 378 احادیث مروی ہیں۔فضل و کمال میں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا ہی درجہ مانا جاتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہا سخی تھیں جو کُچھ ہوتا تقسیم فرما دیتیں۔اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن میں سب سے آخر میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا نے سیّدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا زمانہ پایا اور آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہا رنجیدہ رہنے لگیں اور اِسی غم کی وجہ سے کچھ عرصے بعد ہی آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا۔آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک 84 سال کی عمر میں 62 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ سیدّنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور تدفین جنّتُ البقیع میں ہُوئی۔

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش

آپ رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے زینب رکھا۔آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت اُمِّ حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو اَوّاھہ (یعنی خشوع وخضوع کرنے والی، خُدا عزوجل کے حضور گڑگڑانے والی) کا لقب عطا فرمایا۔آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام جحش بن رئاب اور والدہ کا نام اُمیمہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا ہے(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پُھوپھی ہیں)۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 30 سال قبل مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کو بہت اعلیٰ اوصاف عطا فرمائے جن میں سے آپ رضی اللہ عنہا کی دُنیا سے بے رغبتی اور سخاوت نُمایاں ہے۔حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "میں نے اِن سے بڑھ کر دین دار، اللہ عزوجل سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صلۂِ رحمی کرنے والی اور صدقہ خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔"

آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہُوا اور تقریباً ایک سال بعد زوجین میں علیحدگی ہوگئی۔ پھر اللہ عزوجل نے وحی کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کا حُکم دیا۔ چنانچہ 5 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہُوا۔اور آپ رضی اللہ عنہا اِس بات پر فخر فرماتیں کہ اللہ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے ساتھ نکاح

کرنے کیلئے قُرآنِ کریم میں آیت نازل فرمائی۔

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج کو مُخاطب کرتے ہُوئے فرمایا کہ "تُم میں سے وہ مُجھے جلد ملے گی جسکا ہاتھ سب سے لمبا ہوگا" لمبے ہاتھ سے آپ ﷺ کی مُرادفیّاضی تھا۔آپ رضی اللہ عنہا بے حد فیّاض تھیں چُنانچہ نبی کریم ﷺ کے حیاتِ ظاہری سے پردہ فرمانے کے بعدازواج میں سے آپ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 20 ہجری کو 51 سال کی عُمر میں مدینہ منورہ میں ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا جنّت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا جسے نبی کریم ﷺ نے تبدیل کرکے جویریہ رضی اللہ عنہا (خُوشیاں بانٹنے والی) رکھا۔آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 15 سال قبل ہوئی۔آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مُسافِع بن صفوان سے ہُوا جو غزوہ مُریسیع میں حالتِ کُفر میں ہلاک ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا غزوہ مُریسیع میں اپنے قبیلے بنوالمصطلق کے ساتھ گرفتار ہوئیں اور جب مالِ غنیمت تقسیم ہُوا تو بطور کنیز حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہُوئیں

اورعرض کی ، یارسُول اللہ ﷺ میں مُسلمان ہو کر حاضر ہُوئی ہُوں مجھے آزاد کرانے میں میری مدد فرمایئے تا کہ میں اپنی آزادی کی رقم ادا کر سکوں۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تُمہارے ساتھ اِس سے بھی بہتر سلوک نہ کروں تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں رقم بھی ادا کروں گا اور اپنی زوجیت کا شرف بھی بخشوں گا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اِسے فوراً قبول کر لیا(نبی کریم ﷺ کے پاس آنے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ سے چاند چلتاہُوا میری آغوش میں اُتر آیا ہے۔آپ رضی اللہ عنہا نے اسکی خُود ہی وہ تعبیر کر لی جو حُضُور ﷺ سے نکاح کی صُورت میں پُوری ہوئی اِسلئے آپ رضی اللہ عنہا نے منشاءِ نبی کریم ﷺ کی قبولیت میں ترّدّد نہ کیا)۔ آپ ﷺ نے پہلے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو مکاتبت کی رقم ادا کر کے آپ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرایا۔اِسکے بعد 5 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہُوا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قرابتِ نبوی ﷺ کا پاس کرتے ہُوئے بنوالمصطلق کے تمام قیدی رہا کر دیئے۔حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو اپنے قبیلے کے لئے باعثِ رحمت نہیں پایا۔50 ہجری کو 65 سال کی عُمر میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مدینہ منورہ میں ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین جنّت البقیع میں ہُوئی۔

حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حیی بن اخطب (یہودیوں کا سردار) اور والدہ کا نام برہ بنت سموال ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل کے نبی حضرت ہارُون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 10 سال قبل خیبر کے مقام میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا پہلے سلاّم بن مِشکم قُرظی کی زوجیّت میں آئیں لیکن تھوڑی ہی عرصہ کے بعد علیحدگی ہوگئی تو پھر ایک اور یہودی کنانہ بن ابُوحقیق کی زوجیّت میں آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ چاند آپ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں اُتر آیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اِس کا ذِکر کنانہ سے کیا تو اُس نے کہا کہ تُو اِس بات کی خواہش رکھتی ہے کہ اُس بادشاہ کی بیوی بنے جو مدینے میں ہے اور ایک طمانچہ آپ رضی اللہ عنہا کو مارا جس سے آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھ نیلی ہوگئی اور اِس کا نشان بعد میں بھی رہا۔ خیبر کے موقع پر جب آپ رضی اللہ عنہا قیدی بن کر آئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے آزاد کرواکر آپ رضی اللہ عنہا کو یہ اختیار دیا کہ چاہے واپس اپنے گھر چلی جائیں یا پسند کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آجائیں تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اِسلام قبول کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنا پسند فرمایا چنانچہ 7 ہجری کو خیبر سے لوٹتے ہُوئے مقامِ صہبا میں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم

ﷺ کے ساتھ ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا کے چہرے پر نشان کے بارے جب آپ ﷺ نے پُوچھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے دیکھے ہُوئے خواب کی ساری حقیقت بیان کردی۔جب ظاہری وصال سے پہلے آپ ﷺ کی طبعیت مُبارک ناساز ہوئی اور تمام ازواجِ مُطہرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حُجرے میں عیادت کے لئے آئیں تو آپ ﷺ کو دیکھ کرآپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یارسُول اللہ ﷺ کاش آپ ﷺ کی جگہ میں بیمار ہوجاتی ۔سب ازواج نے آپ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا تو حُضور ﷺ نے فرمایا" واللہ وہ سچی ہے"۔یعنی وہ سچے دِل سے یہی چاہتی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد 10 ہے۔آپ رضی اللہ عنہا صبر،عفوودرگُزر اور حِلم و بُردباری کی پیکرتھیں۔آپ رضی اللہ عنہا کاوصال ماہِ رمضانُ المُبارک 50 ہجری کو60سال کی عُمر میں مدینہ منورہ میں ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین جنّتُ البقیع میں ہُوئی۔

حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نام رملہ تھا لیکن اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہوئیں۔آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ابوسُفیان رضی اللہ عنہ بن صخر بن حرب اور والدہ کا نام صفیہ بنت ابوالعاص ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 30 سال

قبل ہوئی۔آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح عُبید اللہ بن جحش سے ہُوا۔جن سے ایک بیٹی حبیبہ رضی اللہ عنہا پیدا ہُوئی۔انہی کے نام کی نسبت سے آپ رضی اللہ عنہا کی کُنیت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا مشہور ہوئی۔آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔عُبید اللہ حبشہ پہنچنے کے چند دن بعد مُرتد ہوگیا اور عیسائی مذہب اختیار کرلیا۔آپ رضی اللہ عنہا نے اُسے بہت سمجھایا مگر وہ نہ سمجھا حتّٰی کہ اِسی حالت میں اُسکی موت واقع ہُوئی۔آپ رضی اللہ عنہا نے پردیس میں اِن تمام پریشانیوں اور مصیبتوں کا بڑے صبر اور حوصلے سے سامنا کر کے وقت گُزارا۔ایک رات آپ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص آپ رضی اللہ عنہا کو اُمُّ المومنین کہہ کر پُکار رہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اِس کی تعبیر کرلی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے نکاح میں لائیں گے۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت کے لئے مکتوب (خط) بھیجے تو حبشہ میں نجاشی کے لئے حضرت عمرو بن اُمیّہ ضمری رضی اللہ عنہ کو دو مکتوب دیکر بھیجا۔ایک دعوتِ اِسلام کے لئے اور دُوسرا حُکم دیا کہ وہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دے اور اُن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کردے۔اُنہوں نے مکتوب کا بہت ادب واحترام کیا۔نہ صرف اِسلام قبول کیا بلکہ دُوسرے حُکم کی تعمیل کرتے ہُوئے 7 ہجری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا انعقاد اپنے دربار

میں کیا۔جس میں حبشہ میں موجود تمام مُسلمانوں نے شرکت کی۔نکاح کا خُطبہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اَدب کا بہت خیال رکھتیں۔ایک دفعہ فتح مکہ سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا کے والد ابُوسُفیان (جو ابھی مُسلمان نہیں ہُوئے تھے) مدینہ منورہ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مُبارک پر بیٹھنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فوراً بستر کو لپیٹ دیا اور فرمایا بے شک مجھے پسند نہیں کہ کوئی مُشرک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مُبارک پر بیٹھے۔آپ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد 65 ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک 74 سال کی عمر میں 44 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین جنّتُ البقیع میں ہُوئی۔

حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا جسے نکاح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے میمُونہ رضی اللہ عنہا رکھا۔آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن حزن اور والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 10 سال قبل مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا عقد مسعود بن عمرو سے ہُوا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد علیحدگی ہوگئی۔آپ رضی اللہ عنہا کا دُوسرا عقد ابُورھم سے ہُوا اور 7 ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں۔اُسی سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عُمرہ کے لئے

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی تجویز پیش کی جو آپ ﷺ نے منظور فرمائی۔ چنانچہ شوال 7 ہجری کو عُمرہ کے بعد مقامِ سَرِف (مکہ مُکرمہ کے پاس ایک جگہ کا نام) میں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والی اور صلۂ رحم فرمانے والی تھیں۔ 51 ہجری کو 61 سال کی عُمر میں سَرِف کے مقام میں ہی آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہُوا۔ اور وہیں آپ رضی اللہ عنہا کا مزار شریف مرجعِ خلائق ہے۔

حضرت سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ باندی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام شمعُون ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت مصر کے علاقے اسیوط کے قریب ہوئی۔ 7 ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ایک فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہُوئے۔ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اور میرے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (ماریہ رضی اللہ عنہا) ایک ہی قوم (قبطی) سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال 16 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔

نبی کریم ﷺ کی اولادِ پاک

نبی کریم ﷺ کی اولاد پاک کی کُل تعداد سات ہے جس میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ آپ ﷺ کے پہلے چھ بچوں (دو بیٹے اور چار بیٹیوں) کی والدہ کا اسم مبارک حضرت سیّدہ خُدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے جبکہ ایک بیٹے کی والدہ حضرت سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت مکہ مُکرمہ میں اعلانِ نبوت سے پہلے ہُوئی اور آپ رضی اللہ عنہ بچپن (عمر مبارک ایک سال سے کم) میں ہی وصال فرما گئے۔

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 23 سال پہلے مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل نے ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر آپ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرتے ہوئے

اُونٹ پر سوار تھیں کہ ذِی طوی کے مقام پر کُفّار نے اُنہیں گھیر لیا اور کُفّار میں سے ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہا کو نیزہ مار کر نیچے گرا دیا جس سے آپ رضی اللہ عنہا شدید زخمی ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال 31 سال کی عمر میں 8 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔ اِس کا سبب وہ تکلیف تھی جو اُنہیں مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرتے ہوئے پہنچی تھی۔ جس دن آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہُوا اُس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مغموم تھے اور چشمانِ مُبارک سے آنسو جاری تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خُود نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابُو العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اُتارا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین جنّتُ البقیع میں ہُوئی۔

حضرت سیّدہ رُقیہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 22 سال قبل مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح سیّدنا عُثمان ذُوالنُّورین رضی اللہ عنہ سے مکہ مُکرمہ میں ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل نے ایک بیٹے سے نوازا۔ آپ دونوں رضی اللہ عنہما نے مکہ مکرمہ میں کُفّار کے مظالم میں شدّت کی وجہ سے دو بار حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ دُوسری بار حبشہ میں کافی عرصہ قیام کے بعد جب حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت فرما رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ حضرت رُقیّہ رضی اللہ عنہا اور کچھ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف

ہجرت کر گئے۔ 2 ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں اُس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر جانے کی تیاری فرما رہے تھے۔روانگی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ کوحُکم دیا کہ وہ حضرت رُقیّہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کیلیے مدینہ منورہ میں ہی ٹھہریں اِسکے عوض اللہ عزوجل اُنہیں جہاد میں شریک ہونے کا بھی اجر عطا فرمائے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بدر میں ہی تھے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اورآپ رضی اللہ عنہا کا وصال 2 ہجری کو 24 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہُوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کی خبر پا کر بہت مغموم ہوئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔

حضرت سیّدہ اُمِّ کلثُوم رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 19 سال پہلے مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ حضرت سیّدہ رُقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال فرمانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں سیّدنا عُثمان ذُوالنُّورین رضی اللہ عنہ سے ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہا کی کوئی اولادنہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کا وصال 28 سال کی عمر میں 9 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خُودنمازِ جنازہ پڑھائی اورآپ رضی اللہ عنہا کو جنّتُ البقیع میں سپُردِخاک کیا۔جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اُتارا گیا اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس موجود تھےاور چشمانِ مُقدّس سے آنسو رواں تھے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا (خاتونِ جنت)

آپ رضی اللہ عنہا کا نام مُبارک فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مشہور القاب سیّدۃُ النساالعالمین، سیّدۃُ النسا اہل الجنّۃ، زہرا، بتُول، طاہرہ، مطہرہ، راضیہ، مرضیہ، زاکیہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہجرت سے 18 سال قبل مکہ مُکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت ذہین تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی تنہائی پسند تھیں اور نمود و نمائش سے سخت نفرت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ خُدیجۃُ الکُبرٰی رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دیتیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ہمیشہ اپنی والدہ کے پاس بیٹھی رہتیں۔

ہجرت کے وقت آپ رضی اللہ عنہا سِنِّ بلُوغت کو پہنچ چُکی تھیں۔ اِسطرح آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ شیرِ خُدا سے ہُوا اور مہر چار سو مِثقال چاندی قرار پایا۔ نکاح کی تقریب میں سب مہاجر و انصار جمع تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خُطبۂ نکاح پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور اِرشاد فرمایا۔ "اے گروہِ مہاجرین و انصار ابھی جبرائیلِ امین علیہ السلام میرے پاس یہ اِطلاع لے کر تشریف لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے بیتُ المعمور میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اپنے بندۂِ خاص علی اِبنِ ابُو طالب رضی اللہ عنہما سے کر دیا اور مجھے حُکم ہُوا ہے کہ عقدِ نکاح کی تجدید کر کے گواہان

کے رُوبرُو اِیجاب وقبُول کراؤں۔" آپ رضی اللہ عنہا عبادت، شوہر کی خدمت اور بچوں کی تربیت کے فرائض کو بخوبی اور احسن طریقے سے انجام دیتیں۔

ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہا بہت علیل تھیں اور اِس علالت کے باوجود ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہیں اور جب صُبح حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد گئے تو آپ رضی اللہ عنہا بھی نماز کیلئے کھڑی ہوگئیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد چکّی پیسنے لگیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس آکر جب آپ رضی اللہ عنہا کو چکّی پیستے ہُوئے دیکھا تو فرمایا کہ اے رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اتنی مُشقت نہ اُٹھاؤ، کُچھ دیر آرام کرلیا کرو کہیں زیادہ بیمار نہ ہوجاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں "اللہ عزوجل کی عبادت اور آپ رضی اللہ عنہ کی اطاعت مرض کا بہترین علاج ہے اگر اِن میں سے کوئی میری موت کا باعث بن جائے تو اِس سے بڑھ کر میری اور خُوش نصیبی کیا ہوگی۔"

آپ رضی اللہ عنہا گفتار اور عادات و خصائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین نمونہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت مُتقی، صابر اور قناعت پسند تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی فضیلت حاصل ہے کہ بیٹیوں میں سے صرف آپ رضی اللہ عنہا سے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب (حضرت امام حَسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی نسل

سے) جاری ہے اور قیامت تک رہے گا۔آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل نے تین بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پُوچھا کہ اے جانِ بابا مُسلمان عورت کے اوصاف کیا ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ۔" ابّا جان عورت کو چاہیے کہ اللہ عزوجل اوراُسکے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے، اولاد پر شفقت کرے،اپنی نگاہ نیچے رکھے،اپنی زینت کو چُھپائے،نہ خُود غیر کو دیکھے اور نہ غیر اُسکو دیکھے۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ جواب سُن کر بہت خُوش ہُوئے۔آپ رضی اللہ عنہا کا یہ جواب قیامت تک آنے والی خواتین کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاتِ ظاہری سے پردہ فرمانے کے صدمے سے آپ رضی اللہ عنہا پرغم کا پہاڑ ٹُوٹ پڑا جسکی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا ہر وقت غمگین رہتیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تقریباً چھ ماہ بعد آپ رضی اللہ عنہا کا وصال 29 سال کی عمر میں 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہنے پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔آپ رضی اللہ عنہا کا مزارِ اَقدس جنّتُ البقیع میں ہے۔آپ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ احادیث کی تعداد اٹھارہ ہے۔

حضرت سیّدنا عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ (طیب، طاہر)

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرت سے پہلے مکہ مُکرمہ میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کاوصال بچپن (عمر مبارک ایک سال سے کم) میں ہُوا۔

حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حضرت سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینہ منورہ 8 ہجری میں ہُوئی اور ماہِ ربیعُ الاوّل 10 ہجری کو بچپن میں ہی بعمر تقریباً سولہ ماہ میں آپ رضی اللہ عنہ کاوصال ہُوا۔

نبی کریم ﷺ کے نواسے اور نواسیاں

نبی کریم ﷺ کے کُل پانچ نواسے اور چار نواسیاں ہیں۔اُن کا مختصر تعارف:

حضرت سیّدنا علی بن ابو العاص رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ ﷺ اور والد محترم ابو العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔فتح مکہ کے روز آپ رضی اللہ عنہ اپنے نانا جان کے ساتھ اُونٹ پر سوار تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کی زندگی میں وفات پائی اور ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جنگِ یرمُوک میں شہید ہُوئے۔

حضرت سیّدہ اُمامہ بنت ابو العاص رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ ﷺ اور والد محترم ابو العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت فرماتے۔آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت مُغیرہ رضی اللہ عنہ سے ہُوا اوراُنہی کے ہاں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہُوا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت رُقیّہ رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد حضرت عُثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت حبشہ میں ہوئی اورآپ رضی اللہ عنہ کا وصال 4 ہجری کو 6 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہُوا۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ اور حُسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ پانچویں خلیفہ راشد ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد رمضان المبارک 40 ہجری کو خلیفہ بنے اور ربیع الاوّل 41 ہجری، چھ ماہ تک خلیفہ رہے۔آپ رضی اللہ عنہ 41 ہجری کو کُوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور وصال تک وہیں قیام فرمایا۔آپ رضی اللہ عنہ کو متعدد بار زہر دیا گیا لیکن آخری بار جو زہر دیا گیا اُس سے آپ رضی اللہ عنہ جانبر نہ ہو سکے اور 49 ہجری کو 46 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہُوا۔اور تدفین جنّتُ البقیع میں ہُوئی۔آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے کربلا میں جامِ شہادت نوش کیا۔

حضرت سیّدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ بن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی ۔آپ رضی اللہ عنہ کی کُنیّت ابُوعبدُ اللہ اور القاب شبّیر، شہید، ریحانۃُ النبی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان دی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عقیقہ کرنے اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کرنے کی تلقین فرمائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حُسین رضی اللہ عنہ سے ہُوں۔حسن اور حُسین رضی اللہ عنہما دُنیا وآخرت کے پھُول ہیں۔جب تک حق ظاہر رہا آپ رضی اللہ عنہ حق کی پیروی میں مصروف رہے لیکن جب آثارِ حق ناپید ہوتے نظر آئے تو شمشیر بکف میدان میں اُتر آئے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت بروز جمعہ 10 محرم الحرام 61 ہجری کو بعمر 56 سال میدانِ کربلا میں ہُوئی۔آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے حق کی خاطر یزید پلید اور اُس کی فوج کے خلاف کربلا کے میدان میں صبر و اِستقامت اور شجاعت کی جو تاریخ رقم کی اُسکی مثال نہیں ملتی۔آپ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں سیّدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا علی اصغر رضی اللہ عنہ نے بھی کربلا میں جامِ شہادت نوش کیا۔

حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ زہرا خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد محترم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ بچپن میں ہی وصال فرما گئے۔

حضرت سیّدہ رُقیّہ رضی اللہ عنہا بنت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ زہرا خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد محترم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا بھی بچپن میں ہی وصال فرما گئیں۔

حضرت سیّدہ اُمِّ کلثُوم رضی اللہ عنہا بنت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ زہرا خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد محترم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہُوا۔

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ زہرا خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا بنت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد محترم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ ہجری میں ہوئی۔آپ رضی اللہ عنہا کا نام اللہ عزوجل کے حُکم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

زینب رضی اللہ عنہا رکھا۔آپ رضی اللہ عنہا نے بچپن کے پہلے چھ سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ رحمت میں گزارے۔آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح سیّدنا جعفر طیّار رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیّدنا عبدُ اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ہُوا آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل نے دو بیٹے سیّدنا عون رضی اللہ عنہ اور سیّدنا محمد رضی اللہ عنہ عطا فرمائے جو کربلا میں شہید ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہا عبادت و ریاضت،امورِ خانہ داری،اپنے شوہر کی خدمت اور اپنی اولاد کی تربیت کی ذِمّہ داری کو اِتنے احسن طریقے سے انجام دیتیں کہ کہیں بھی کوئی کمی نہ ہوتی۔آپ رضی اللہ عنہا عالمہ فاضلہ تھیں۔آپ رضی اللہ عنہا والدِ مُحترم بابُ العلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تربیت یافتہ تھیں۔آپ رضی اللہ عنہا نے خواتین کی علمی و عملی تربیت کے لئے قُرآنِ کریم کی تدریس کی مجالس کا اہتمام کیا جن میں خواتین کو اِسلام کی تعلیمات سے آگاہ فرماتیں۔کربلا کی تاریخ میں آپ رضی اللہ عنہا کا کردار مثالی ہے۔کربلا میں تمام مصائب و آلام کا سامنا کرنے اور اتنی عظیم شہادتوں کے باوجود فرض نمازوں کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہا کی تہجد کی نماز بھی قضا نہیں ہُوئی جو ہمارے لئے ایک مثال ہے۔اور دورانِ اسیری (قید) بھی کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ آیا۔آپ رضی اللہ عنہا نے کُوفہ اور شام کے دربار میں جو خُطبات دیئے اُن سے آپ رضی اللہ عنہا کی فصاحت و بلاغت،علمی مقام اور جرأت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کے اِنہی خُطبات نے جہاں حضرت اِمام حُسین رضی اللہ عنہ اور اُنکے رُفقاء کی حق کی خاطر بے مِثال قربانی کو نئ

زندگی اور رُوح بخشی وہیں یزید پلید کی اِسلام مُخالف گھناؤنی سازشیں بھی بے نقاب ہُوئیں اور وہ ہمیشہ کے لئے ذِلّت و رُسوائی کے گڑھے میں جا گِرا۔آپ رضی اللہ عنہا نے شام سے واپسی کے بعد نہ صرف مدینہ منورہ بلکہ اسکے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی جا کر کربلا کے حقائق سے لوگوں کو آگاہ کیا تاکہ اصل حقیقت لوگوں پر مُنکشف ہوسکے۔آپ رضی اللہ عنہا کچھ عرصہ مدینہ منورہ رہنے کے بعد دوبارہ شام آگئیں۔آپ رضی اللہ عنہا کا وصال 62 ہجری میں کربلا کے سانحے کے تقریباً ایک سال بعد شام میں ہُوا جہاں آپ رضی اللہ عنہا کا مزار مرجعِ خلائق ہے۔

عشرہ مُبشّرہ

وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں ہی جنت کی بُشارت دے دی۔ حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

✲ ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور عُمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور عُثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور زُبیر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، اور ابو عُبیدہ جراح رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف جلد۳، صفحہ۲۴۹، حدیث شریف ۵۸۵۷)

اب حدیثِ پاک کی ترتیب سے ہی اِن اصحاب رضی اللہ عنہم کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبدُ اللہ، کنیت ابُو بکر اور لقب عتیق اور صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے والد محترم کا نام سیّدنا عُثمان رضی اللہ عنہ اور کنیت ابُو قحافہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ سیّدہ سلمٰی بنت صخر بن کعب بن سعد اور کنیت اُمّ الخیر رضی اللہ عنہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کے تقریباً دوسال بعد ہُوئی۔مردوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے دوران تین دن اور تین راتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غارِ ثور میں گزارے، اسلئے آپ رضی اللہ عنہ کو یار غار بھی کہا جاتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ ہر غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ رہے حتیٰ کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا سارا سامان پیش کر دیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے

- مُجھ پر جس کسی کا بھی احسان تھا وہ میں نے دُنیا میں ہی چُکا دیا لیکن ابُو بکر رضی اللہ عنہ کا جو احسان ہے وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل ہی چُکائے گا۔مُجھے جتنا ابُو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے فائدہ دیا کسی اور کے مال نے فائدہ نہ دیا۔
- آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہ کی

چار نسلوں کو صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے یعنی آپ رضی اللہ عنہ کے والد صحابی، آپ رضی اللہ عنہ صحابی، آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے صحابی اور آپ رضی اللہ عنہ کے پوتے بھی صحابی ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری دُنیا سے پردہ فرمانے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے معمور کیا۔آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے خلیفہ راشد ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت تقریباً اڑھائی سال ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 22 یا 23 جمادی الثانی 13 ہجری کی درمیانی شب 63 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہُوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مبارک میں آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین ہُوئی۔

حضرت سیّدنا عمر فارُوق رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عمر، کنیت ابُو الحفص اور لقب فارُوق ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطاب بن نفیل اور ماں کا نام حنتمہ بنت ہشام رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت اعلانِ نبوت سے 27 سال قبل ہُوئی۔آپ رضی اللہ عنہ کو دُعائے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہا جاتا ہے یعنی آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی دُعا فرمائی۔آپ رضی اللہ عنہ نے اعلانِ نبوت کے چھ سال بعد اسلام قبول کیا۔آپ رضی اللہ عنہ ہر غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ رہے حتیٰ کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا آدھا سامان پیش

کردیا۔آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کے آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہُوا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کامفہوم ہے۔

- اللہ عزوجل نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور قلب پر حق کو جاری فرمادیا ہے
- عمر رضی اللہ عنہ چراغِ اہلِ جنت ہے
- میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہی ہوتا
- میرے دو وزیر زمین پر ہیں اور دو آسمان پر، زمین پر ابُو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ میرے وزیر ہیں اور آسمان پر جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام میرے وزیر ہیں
- جس راستے سے تُم جاتے ہواُس راستے کو شیطان چھوڑ کر دُوسرا راستہ اختیار کرلیتا ہے

حضرت ابوُ بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال فرمانے کے بعد 23 جمادی الثانی 13 ہجری کو خلیفہ بنے۔آپ رضی اللہ عنہ کا مُدت خلافت تقریباً ساڑھے دس سال ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام کو بہت فتوحات حاصل ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہی ایران اور بیت المقدس فتح ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہ کے انتظامی امُور اور عدل وانصاف کے اپنے اور غیر سب معترف ہیں۔

23ہجری میں ایک پارسی غلام ابولُولُو فیروز نے اُس وقت قاتلانہ حملہ کر دیا جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فجر کی نماز کی اِمامت فرما رہے تھے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو چھ گہرے زخم لگے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِسی حالت میں نماز مکمل کی اور تین دن بعد یکم مُحرمُ الحرام کو 63سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں شہادت نصیب ہوئی اور روضۂ رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِحاطے میں حضرت ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پہلو مبارک میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تدفین ہُوئی۔

حضرت سیّدنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام عُثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ، کنیت ابُو عمر و ابُو عبدُ اللہ اور لقب ذُوالنُّورین (دونُور والا) ہے۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے والد کا نام عفّان بن ابُو العاص اورآپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ کا نام اروی بنت کریز رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہے۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ولادت اعلانِ نبوت سے 34 سال قبل ہُوئی۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت ابُوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کوشش سے اِسلام قبول کیا۔اِسلام قبول کرنے میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نمبر چوتھا ہے۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شرم وحیا کے پیکر،نرم مزاج اور بہت صلہ رحمی فرماتے۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمّت کوقُرآن کی قُریش والی قرأت پرجمع کیااورنماز جمعہ کے لئے دوسری اذان بھی شروع کی۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام کے لئے دل کھول کراپنا مال پیش کیا۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مسجد نبوی کی توسیع بھی

فرمائی۔آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت سیّدہ رُقیّہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، اِسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو ذُوالنُّورین کہا جاتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ حُدیبیہ پر بیعت کرتے وقت اپنے ہاتھ مُبارک کو سیّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا، یہ فضیلت آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے بار بار یہ دُعا کی کہ ✵ اے اللہ عزوجل میں عُثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہُوں تُو بھی اِس سے راضی ہو جا، اے اللہ عزوجل میں عُثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہُوں تُو بھی اِس سے راضی ہو جا۔ ✵ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا شام سے صُبح تک مانگتے رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ✵ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حال میں ظاہری دُنیا سے پردہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عُثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہیں ✵

حضرت عمر فارُوق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد 23 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔آپ رضی اللہ عنہ کی مُدت خلافت 12 سال ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمانوں نے بہت فتوحات حاصل کیں۔18 ذوالحجہ 35 ہجری کو

آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں جامِ شہادت نوش کیا۔ بلوائیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا مُحاصرہ کرلیا اور گھر کے اندر داخل ہو گئے کنانہ بن بشر نے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا ایسا وار کیا جس سے آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ قُرآنِ کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مُبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم

آپ رضی اللہ عنہ کا نام علی رضی اللہ عنہ کنیت ابُوالحسن اور لقب شیرِ خُدا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام حضرت ابُو طالب رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت اعلانِ نبوت سے دس سال قبل ہُوئی۔ بچوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے۔آپ رضی اللہ عنہ کی پرورش اور تربیت خُود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔آپ رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور جوانمردی اپنی مثال آپ ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے سُسر امامُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار اور آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے (سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا حُسین رضی اللہ عنہ) جنتی

جوانوں کے سردار ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت کعبہ شریف کے اندر اور شہادت مسجد میں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مفہوم ہے

✵ علی رضی اللہ عنہ سے منافق محبت نہیں کرتا اور مومن نفرت نہیں کرتا

✵ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی رضی اللہ عنہ مولا ہے

✵ تم (علی رضی اللہ عنہ) دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو

✵ تم (علی رضی اللہ عنہ) کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارُون علیہ السلام کو مُوسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ✵

✵ میں علم کا شہر ہُوں اور علی رضی اللہ عنہ اُس کا دروازہ ہے

35 ہجری کو سیّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سنبھالا۔آپ رضی اللہ عنہ کی مُدت خلافت 4 سال 9 ماہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کُوفہ کو اپنا دارُالخلافہ بنایا۔آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں خوارج کے فتنے نے بہت سر اُٹھایا ہُوا تھا۔ایک روز کُوفہ کی جامع مسجد میں ایک خارجی عبدالرحمٰن مَلجم نے نماز فجر کے وقت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر خنجر سے وار کیا جس سے آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے اور دو روز بعد 63 سال کی عمر مبارک میں 17 رمضانُ المبارک 40 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا۔آپ رضی اللہ عنہ

کی نمازِ جنازہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

حضرت سیّدنا طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام طلحہ رضی اللہ عنہ اور کنیت ابُو محمد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ❁ زمین پر چلتا پھرتا شہید کا لقب پانے والے۔ ❁ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عُبید اللہ بن عُثمان اور والدہ کا نام صبعہ بنت عبدُ اللہ ہے۔ جامع ترمذی میں حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹان پر چڑھنا چاہا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہونے کے باوجود کہ آپ رضی اللہ عنہ کا ایک ہاتھ بھی شل ہو چکا تھا، حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیچے بیٹھ گئے اور حُضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر سوار ہُوئے اور چٹان پر چڑھ گئے۔ حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ❁ طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اُوپر جنت واجب کر لی ❁۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 60 سال کی عمر میں 36 ہجری کو جامِ شہادت نوش کیا۔

حضرت سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام زبیر رضی اللہ عنہ اور کنیت ابُو طاہر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عوام بن خویلد اور والدہ کا نام صفیہ بنت عبدُ المطلب رضی اللہ عنہا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ صحیح بخاری و مُسلم اور جامع ترمذی میں حضرت

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٭ ہر نبی کا حواری (مُعتمدِ خاص) ہوتا ہے۔ میرا حواری زُبیر رضی اللہ عنہ ہے ٭۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 66 سال کی عمر میں بروز جمعرات 10 جمادی الاولی 36 ہجری کو جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک بصرہ میں ہے۔

حضرت سیّدنا عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبدُ الرّحمٰن اور کنیت ابُو محمد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عوف بن عبدِ عوف اور والدہ کا نام شفا بنت عوف رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ اور مدینہ منورہ دو ہجرتیں فرمائیں۔ میدانِ اُحد میں زخم کھانے کے باوجود ڈٹے رہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا کی ٭ اللہ عزوجل تُمھارے مال میں برکت عطا فرمائے اور قیامت کے دن تُمھارا حساب آسان فرمائے ٭۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 75 سال کی عمر میں 31 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہُوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ آپ رضی اللہ عنہ کی وصیت کی مُطابق سیّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزارِ پُر انوار جنّتُ البقیع میں ہے۔

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام سعد اور کنیت ابُو اِسحاق ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام مالک (ابی وقاص)بن وہب بن عبدِ مُناف اور والدہ کا نام حمنہ بنت سُفیان رضی اللہ عنہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام غزوات میں حصہ لیا اور اپنی جوانمردی کے جوہر دکھائے۔ آپ رضی اللہ عنہ خُود فرماتے ہیں کہ میں ہی پہلا عرب ہُوں جس نے راہِ خُدا میں پہلا تیر چلایا۔میدانِ اُحد میں جب حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جوانمردی، جانثاری اور اعلی قسم کی تیر اندازی دیکھی تو اپنا ترکش حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیش کر دیا اور آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام کی حوصلہ افزائی کے لئے فرمایا ❁ اے سعد رضی اللہ عنہ تُم تیر چلاؤ میرے ماں باپ تُم پر قُربان ❁ ۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 85 سال کی عمر میں 55 ہجری میں ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں وصال کرنے والے ہیں۔

حضرت سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام سعید رضی اللہ عنہ اور کنیت ابُو اعور ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام زید بن عمرو اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے باپ کے

ہاں پرورش پائی جو ساری عمر حق کی تلاش میں رہے اور اسی جستجو میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی ہیں۔ سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے ابتدا ہی میں اسلام قبول کر لیا۔ اسلام لانے کی وجہ سے ان دونوں میاں بیوی کو قُریش کے ہاتھوں سخت تکلیفیں اُٹھانا پڑیں مگر یہ ثابت قدم رہے اور دونوں نے صبر و اِستقامت سے کام لیا۔ یہی مُبارک میاں بیوی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 51 ہجری کو مدینہ شریف میں ہُوا۔

حضرت سیّدنا ابُو عُبید ہ جراح رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عامر اور کنیت ابُو عُبید ہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عبدُ اللہ، دادا کا نام جراح اور والدہ کا نام اُمیمہ بنت غنم رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابُو عُبید ہ سے زمانے بھر میں مشہور ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو دادا کی طرف منسُوب کر کے ابُو عُبید ہ بن جراح کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ایمان کو وہ درجہ کمال حاصل تھا کہ میدانِ بدر میں اپنے کافر باپ کو بھی قتل کرنے سے دریغ نہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے ❁ ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اِس اُمت کا امین ابُو عُبید ہ رضی اللہ عنہ ہے۔ ❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر کیا۔ 18 ہجری میں شام میں طاعون کی وبا کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہُوا۔ شام میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کا مزار مُبارک ہے۔

سیّدُ الشُّہد اء

حضرت حمزہ بن عبدُ المُطلب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام حمزہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابُوعمّارہ اور لقب سیّدُ الشُّہد اء ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عبدُ المُطلب علیہ السلام والدہ کا نام فاطمہ علیہا السلام ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے چار سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہُوئی۔آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی بھی ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت فرماتے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اعلانِ نبوت کے چھٹے سال حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے تین دن پہلے اِسلام قبول کیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کامفہوم ہے

✵ قسم ہے اس خُدائے عزوجل کی جس کے قبضۂِ قُدرت میں میری جان ہے اللہ عزوجل کے نزدیک ساتویں آسمان میں لکھاہُوا ہے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے شیراوراُسکے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں۔

✵ میرے چچاؤں میں سے سب سے بہتر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں اور فرمایا سیّدُ الشُّہداء سیّدنا حمزہ بن عبدُ المُطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور جوانمردی اپنی مثال آپ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے زیرِ استعمال تلوار کا وزن تقریباً 35 کلو تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 59 سال کی عمر میں 3 ہجری کو میدان اُحد میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف جبلِ اُحد کے دامن میں موجود شُہدائے اُحد کے قبرستان میں ہے۔

سیف من سیوفِ اللہ

(اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام خالد رضی اللہ عنہ اور کنیت ابوسُلیمان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام ولید بن مُغیرہ اور والدہ کا نام لبابہ صُغرٰی بنت الحارث رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت اعلانِ نبوت سے سترہ سال قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ بچپن سے ہی پُھرتیلے، نڈر اور بہادر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دو بھائی ہشام رضی اللہ عنہ اور ولید رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے مشرف با اِسلام ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے صُلح حُدیبیہ کے بعد اِسلام قبول کیا۔ مئورخین کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے تقریباً 125 چھوٹی بڑی لڑائیوں میں حصہ لیا اور ایک میں بھی شکست نہیں کھائی۔ عرب میں مشہور تھا کی جس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہوں گے اُس میں وہی فتحیاب ہوں گے۔ جنگ موتہ میں لڑائی کے دوران آپ رضی اللہ عنہ کی نو تلواریں ٹوٹیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ

موتہ کے موقع پر سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا لقب عطا فرمایا۔آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک پر کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس پر تیر، تلوار اور نیزے سے لگے زخم کا نشان نہ ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شدید خواہش تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوں ،مگر آپ رضی اللہ عنہ کا لقب سیف اللہ ہونے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ پر کوئی غالب نہ آ سکا اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش پُوری نہ ہوسکی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اپنے گھر ہی 58 سال کی عمر میں 18 یا 19 ہجری کو وصال ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف شام کے شہر حمص میں ہے۔

میزبانِ رسول ﷺ

حضرت ایُّوب انصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام خالد اور کنیت ابُو ایُّوب ہے۔آپ رضی اللہ عنہ مالک بن نجار کی اولاد میں سے تھے آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت اتنی مشہور ہے کہ اکثریت آپ رضی اللہ عنہ کے اصل نام سے ناواقف ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام زید بن کلیب اور والدہ کا نام ایک روایت میں ہند (اور دوسری روایت میں زہرا) بنت سعد خزرجی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ اعلان نبوت سے 8 سال پہلے موجودہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ انصارِ مدینہ کے قبیلہ خزرج کی ایک شاخ بنونجار سے تعلق رکھتے تھے اور بنونجار کے رئیس تھے۔آپ رضی اللہ عنہ انصار کے سابقون الاوّلون میں سے تھے اور نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے ہی مشرف باسلام ہو چکے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور خدمت میں گزری۔

آپ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کو میزبانِ رسول ﷺ ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ اتنا عظیم شرف تھا کہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ان پر رشک کرتے تھے۔ مسجد نبوی کے ساتھ حُجرے بننے تک نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر چھ سات ماہ رونق افروز رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی معیت میں تمام غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ ان چودہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل تھے جو بیعت رضوان سے مشرف ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی جہاد میں گزاری یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب کہ آپ کی عمر اسی برس تھی ایک طویل اور مشکل سفر کے بعد محض جہاد فی سبیل اللہ کے لئے قسطنطنیہ (ترکی کا شہر استنبول) پہنچے۔ وہاں کی آب و ہوا کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے اور میدان جہاد میں ہی آپ رضی اللہ عنہ نے 50 ہجری کو 80 سال کی عمر میں وصال فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق دُشمن کے علاقے میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی۔ یہ علاقہ اب ترکی کے شہر استنبول میں شامل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ مزار مرجع خلائق ہے۔ ترکی کے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو "ایوب سُلطان رضی اللہ عنہ" کے نام سے جانتے ہیں۔

عاشقِ رسُول صلى الله عليه وآله وسلم

حضرت سیّدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام بلال رضی اللہ عنہ اور کنیت عبدُ الکریم یا ابُوعبدُ اللہ یا ابُوعمر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمامہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کا تعلق اُن قبائل سے تھا جو قدیم حبشہ اور یمن کے درمیان آباد تھے۔آپ رضی اللہ عنہ اُمیّہ بن خلف کے غُلام تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے شُروع ہی میں اِسلام قبول کرلیا اور اُمیّہ نے اِسلام قبول کرنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ پر بہت ظُلم وسِتم کیئے مگر آپ رضی اللہ عنہ ثابت قدم رہے۔حضرت سیّدنا ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو آزاد کروا کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کردیا۔آپ رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مثال آپ ہے۔حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ سیّدنا ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور اُنھوں نے ہمارے سردار سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو مئوذنِ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا بھی اعزاز حاصل

ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل وکمال بیشمار ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ شام چلے گئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 60یا63سال کی عمر میں 18 یا20 ہجری کو وصال فرمایا۔آپ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف شام کے شہر دمشق میں ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ جب اسلام کے دامانِ رحمت میں آئے تو سلمان رضی اللہ عنہ نام عطا ہُوا۔تاریخ گواہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا یہ نام اِسم بامسمّٰی اور حسبِ حال ثابت ہُوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے طویل عمر پائی اور اِسلام قبول کرنے کے بعد صرف ایک دفعہ بیمار ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابُو عبدُ اللہ اور لقب الخیر ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام شخسان بتایا جاتا ہے۔علامہ ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے اُنکے نسب کے بارے میں پوچھا گیاتو اُنھوں نے فرمایا میں اِسلام کا بیٹا سلمان رضی اللہ عنہ ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ اپنے وطن فارس کی وجہ سے مشہور ہوئے،فارس درحقیقت ایران کا ایک صوبہ ہے مگرعرب پورے ملک کو بالعموم فارس کا نام دیتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ دین حق کی جستجو میں گھر سے نکلے،کئی مذہب اختیار کئے اور متعدد جگہ فروخت ہوئے حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے ایک یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو خریدا۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جمالِ سیدُ المُرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا مُشاہدہ کیا اور مشرف بااِسلام

ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے یہودی سے خرید کر آپ رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا۔

نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

✿ میں عربوں میں سے، صُہیب رضی اللہ عنہ رُوم میں سے، بلال رضی اللہ عنہ حبشہ میں سے اور سلمان رضی اللہ عنہ فارس میں سے جنت کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں

✿ سلمان رضی اللہ عنہ میرے اہلبیت میں سے ہے ✿ تین آدمی علی رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ ایسے ہیں کہ حُورانِ خُلد اُنکا اِشتیاق رکھتی ہیں ✿ تین آدمی علی رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ ایسے ہیں جن کا جنت اِشتیاق رکھتی ہے

✿ جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے جسکا دل منور ہو چکا ہے تو اُسے چاہیے کہ سلمان رضی اللہ عنہ کی زیارت کر لے

غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر مدینہ طیبہ کے ایک حصے میں خندق آپ رضی اللہ عنہ کے مشورے سے ہی کھودی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے کما کر گُزارا کرتے اور مالی وظائف کو صدقہ کر دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ فقر سے محبت رکھتے تھے۔ الغرض آپ رضی اللہ عنہ کے اَن گِنت اوصاف ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک قول کے مطابق 360 سال اور اکثریت رائے کے مطابق 250 سال کی طویل عمر پائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 35 یا 36 ہجری کو حضرت عُثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا اور تدفین شام کے شہر مدائن میں ہوئی۔

حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما

آپ رضی اللہ عنہما کے والد کا نام حضرت یاسر رضی اللہ عنہٗ بن عامر اور والدہ کا نام سُمیّہ رضی اللہ عنہما بنتِ خیاط ہے۔آپ رضی اللہ عنہما کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طیّب المُطیّب کے لقب سے نوازا۔ آپ رضی اللہ عنہٗ یمن سے تعلق رکھتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہٗ کا شُمار السّابقُون الاوّلُون میں ہوتا ہے۔اِسلام لانے کے بعد کُفّار نے آپ رضی اللہ عنہٗ کے خاندان کوظُلم وسِتم کا نشانہ بنایا جس سے آپ رضی اللہ عنہٗ کے والدین اور بھائی شہید ہوگئے۔آپ رضی اللہ عنہٗ بڑے صبر واِستقامت کے ساتھ کُفّار کے مظالم برداشت کرتے رہے۔آپ رضی اللہ عنہٗ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے سے تقریباً دو ماہ پہلے چند صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی۔آپ رضی اللہ عنہٗ کُچھ دیر اَصحابِ صُفّہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی شامل رہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہٗ کو والہانہ عقیدت اور محبّت تھی۔آپ رضی اللہ عنہٗ بدر سے لے کر تبُوک تک حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوے میں شریک ہُوئے۔ آپ رضی اللہ عنہٗ نے مُسیلمہ کذّاب (جھوٹے مُدعیِ نبوّت) کے خلاف جنگِ یمامہ میں بھی حصّہ لیا۔آپ رضی اللہ عنہٗ نے 94 سال کی عُمر میں جنگِ صفین میں دادِ شجاعت دیتے ہُوئے جامِ شہادت نوش کیا۔آپ رضی اللہ عنہٗ کی نمازِ جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے پڑھائی اور تدفین کُوفہ میں ہُوئی۔

حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا خاندانی نام عبدُ الشّمس تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبدُ الرّحمٰن یا عُمیر رکھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی کُنّیت ابو ہُریرہ کی وجہ سے شُہرت پائی۔آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عامر بن عبدِ ذی الشریٰ اور والدہ ماجدہ کا نام میمونہ یا اُمیمہ رضی اللہ عنہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق یمن کے قبیلے دوس سے تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت طُفیل دوسی رضی اللہ عنہ کی تبلیغ پر 7 ہجری میں اِسلام قبول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری حیات سے پردہ فرمانے تک آپ رضی اللہ عنہ کا زیادہ تر وقت حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت صُحبت میں گُزرا۔آپ رضی اللہ عنہ جماعتِ اَصحابِ صُفّہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل ہو گئے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا مقصدِ حیات یہی تھا کہ ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمۂ علوم و معارف سے بھی فیض یاب ہوتے رہیں۔آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے میں اکثر بھول جاتا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی اِرشاد کبھی نہیں بھُولا۔آپ رضی اللہ عنہ کے توسّل سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم ذخیرہ اُمّت تک پہنچا۔آپ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد 5374 ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 59 ہجری کو مدینہ منوّرہ میں ہوا اور تدفین جنّتُ البقیع میں ہُوئی۔

حضرت اسما بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام قتیلہ بنت عبدُ العزّیٰ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا لقب ذات النِطاقین ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوت سے چودہ سال قبل ہُوئی۔ اِسلام قبول کرنے والوں میں آپ رضی اللہ عنہا کا اٹھارہواں نمبر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا شُمار السّابقُون الاوّلُون میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہُوا جو عشرہ مُبشّرہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال ہی آپ رضی اللہ عنہا کے گھر بیٹے (حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ) کی پیدائش ہُوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور چبا کر بچے کے مُنہ میں ڈالی اور پھر خیر و برکت کی دُعا کی۔ ہجرت کے سفر میں آپ رضی اللہ عنہا کا بہت اہم کِردار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف ہجرت کے سفر کو راز میں رکھا بلکہ تین دن لگا تار چُھپتے چُھپاتے اپنے بھائی عبدُ اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مِل کر غارِ ثور میں کھانا پہنچانے کا فریضہ اِنجام دیتی رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سادہ طبیعت مگر نڈر اور بہادر تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے 73 ہجری کو تقریباً سو سال کی عُمر میں مکّہ مُکرمہ میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد 56 ہے۔

حضرت اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نام نُسیبہ اور کُنّیت اُمِّ عمّارہ ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہا اپنی کُنّیت اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا سے ہی جانی جاتی ہیں۔ بیعتِ عُقبہ اُولیٰ کے بعد جب حضرت مصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں اِسلام کی تبلیغ کررہے تھے تب آپ رضی اللہ عنہا اپنے سارے خاندان سمیت مُشرّف با اِسلام ہُوئیں۔ 3 ہجری میں جب اُحد کا معرکہ پیش آیا تو آپ رضی اللہ عنہا بھی اُس میں شریک ہُوئیں۔ اِس غزوہ میں آپ رضی اللہ عنہا کی شجاعت اور جانبازی کی وجہ سے تاریخ میں آپ رضی اللہ عنہا "خاتونِ اُحد" کے لقب سے بھی مشہور ہیں۔ پہلے آپ رضی اللہ عنہا دوسری عورتوں کے ساتھ پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے میں مصروف تھیں لیکن جب جنگ کا پانسہ پلٹا تو آپ رضی اللہ عنہا نے مشکیزہ پھینکا اور دُوسرے صحابہ کے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے تیر اور تلواروں کے وار روکنے لگیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اِس غزوہ میں آپ رضی اللہ عنہا کے جسم پر بارہ زخم لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے " اُحد کے دن میں جدھر نظر ڈالتا اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا لڑتی نظر آتیں۔ " مُسیلمہ کذّاب (جھوٹے مُدعیِ نبوّت) کے خلاف جنگ میں بھی حصہ لیا جس میں دادِ شجاعت دیتے آپ رضی اللہ عنہا کا ایک ہاتھ بھی کٹ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا۔

اَصحابِ صُفّہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ①

اِس بات پر ساری اُمت کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اَصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تھے جو ہر وقت محض اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے۔

اَصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم میں سے جن کے نام میسّر ہُوئے:

حضرت سیّدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ	حضرت مسعُود بن ربیع القاری رضی اللہ عنہ
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	حضرت ابُو ذر غفّاری رضی اللہ عنہ
حضرت ابُو عُبیدہ جراح رضی اللہ عنہ	حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ
حضرت ابُو الیقصان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	حضرت صفوان بن بیضا رضی اللہ عنہ
حضرت عبدُ اللہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ	حضرت ابُو ورداعویمر بن عام رضی اللہ عنہ
حضرت عُتبہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ	حضرت ابُو لبانہ بن عبدُ المنذر رضی اللہ عنہ
حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ	حضرت عبدُ اللہ بن بدر الجہنی رضی اللہ عنہ
حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ	حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ
حضرت صُہیب بن سنّان رضی اللہ عنہ	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ
حضرت عُتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ	حضرت معاذ ابن الحارث رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ	حضرت تائب ابن خلاب رضی اللہ عنہ
حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ	حضرت ثابت رضی اللہ عنہ
حضرت ابو المرثد کنانہ بن الحصین	حضرت ابو لبیر کعب ابن عمر رضی اللہ عنہ
عدوی رضی اللہ عنہ	حضرت وہب بن مغفل رضی اللہ عنہ
حضرت سالم حذیفتہ الیمانی رضی اللہ عنہ	حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ
حضرت عکاشہ بن المحصن رضی اللہ عنہ	حضرت حجاج بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

① کشف المحجوب (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) نواں باب حضراتِ اہلِ صفّہ، صفحہ ۸۸_۸۶

مؤذّنینِ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ①

سیّدُ نا حضرت بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ

حضرت عبدُ اللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ

حضرت ابُو محذورہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد قرظ رضی اللہ عنہ

---

① مدارج نبوت (حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) جلد۲، صفحہ٦٦٦

شُعراءِ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ①

جو صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے، کافروں کی ہجو و مذمت کرتے اور ان کے شرک کو اسلام اور مسلمانوں سے دُور کرتے وہ یہ تین ہیں:

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت عبدُ اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

اس کے علاوہ مدح سرائی کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت ایمن بن خزیم اسدی رضی اللہ عنہ

حضرت اعشٰی بن مازن رضی اللہ عنہ

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

---

① مدارج نبوت (حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) جلد۲، صفحہ ۶۶۹

معروف صحابیات رضی اللہ عنہن ①

حضرت سیّدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی جان)

حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی جان)

حضرت سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ماجدہ)

حضرت شیماء بنت حارث رضی اللہ عنہا

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن)

حضرت اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِّ سعد انصاریہ رضی اللہ عنہا

---

① حیاتِ صحابیات رضی اللہ عنہن کے درخشاں پہلو (ترجمہ: ابوُ ضیاء محمود احمد غضنفر)

حضرت اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا

حضرت اسما بنت ابُو بکر رضی اللہ عنہا

حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِّ رُومان رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِّ فضل لبابہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِّ ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہا

حضرت سفانہ بنت حاتم طائی رضی اللہ عنہا

اسمائے شُہدائے بدر①

حضرت مِہجع بن صالح رضی اللہ عنہ

حضرت عُبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت عُمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت عاقل بن البکیر رضی اللہ عنہ

حضرت ذُوالشمالین عُمیر بن عبدعُمرو رضی اللہ عنہ

حضرت عوف بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت معُوذ بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

حضرت یزید بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت رافع بن المعلا رضی اللہ عنہ

حضرت عُمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ

حضرت مُبشر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن وہب رضی اللہ عنہ

---

① اصحابِ بدر (قاضی محمد سُلیمان سلمان منصور پوری) صفحہ ۵۰

اسمائے شُہدائے اُحد ①

حضرت سیّدنا حمزہ بن عبد المُطلب رضی اللہ عنہ	حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ
حضرت مصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ	حضرت شماس بن عُثمان رضی اللہ عنہ
حضرت عُمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ	حضرت حارث بن انس رضی اللہ عنہ
حضرت عمارہ بن زیادہ رضی اللہ عنہ	حضرت سلمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ
حضرت عُمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ	حضرت ثابت بن دقش رضی اللہ عنہ
حضرت رفاعہ بن دقش رضی اللہ عنہ	حضرت حسیل بن جابر رضی اللہ عنہ
حضرت صیفی بن قینطی رضی اللہ عنہ	حضرت حباب بن قینطی رضی اللہ عنہ
حضرت عباد بن سہل رضی اللہ عنہ	حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ
حضرت ایاس بن اوس رضی اللہ عنہ	حضرت عُبید بن تیہان رضی اللہ عنہ
حضرت حبیب بن یزید رضی اللہ عنہ	حضرت یزید بن خاطب رضی اللہ عنہ
حضرت ابو سُفیان بن حارث رضی اللہ عنہ	

① اسمائے شُرکائے بدر و شُرکائے اُحد و کربلا (علامہ نسیم احمد صدیقی نوری) صفحہ ۳۳۔۲۸

حضرت حنظلہ بن ابی امر رضی اللہ عنہ (غسیلُ الملائکہ)

حضرت انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ	حضرت ابُو حیہ رضی اللہ عنہ
حضرت عبداللہ بن جُبیر رضی اللہ عنہ	حضرت خثیمہ ابوسعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ
حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ	حضرت سبیع بن حاطب رضی اللہ عنہ
حضرت عُمر و بن قیس رضی اللہ عنہ	حضرت قیس بن عُمر و بن قیس رضی اللہ عنہ
حضرت ثابت بن عُمر و رضی اللہ عنہ	حضرت عامر بن مخلد رضی اللہ عنہ
حضرت ابُو ہیرہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ	حضرت عُمر و بن مطرب رضی اللہ عنہ
حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ	حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ
حضرت قیس بن مخلد رضی اللہ عنہ	حضرت کیسان رضی اللہ عنہ
حضرت سلیم بن حارث رضی اللہ عنہ	حضرت نعمان بن عبدعُمر و رضی اللہ عنہ
حضرت خارجہ بن زید ابُو زہیر رضی اللہ عنہ	حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ
حضرت اوس بن الارم رضی اللہ عنہ	حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ
حضرت سعید بن سوید رضی اللہ عنہ	حضرت عتبہ بن ربیع رضی اللہ عنہ
حضرت ثعلبہ بن سعد رضی اللہ عنہ	حضرت ناثقف بن فردہ رضی اللہ عنہ
حضرت عبداللہ بن عُمر و رضی اللہ عنہ	حضرت ضمرہ رضی اللہ عنہ

حضرت نوفل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن سماس رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عُمرو رضی اللہ عنہ

حضرت خلاد بن عُمرو رضی اللہ عنہ

حضرت سلیم بن عُمر رضی اللہ عنہ

حضرت سہل بن لیس رضی اللہ عنہ

حضرت عُبید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ

حضرت حارث بن عدلی رضی اللہ عنہ

حضرت مالک بن ایاس رضی اللہ عنہ

حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت مجذر بن زیاد رضی اللہ عنہ

حضرت رفاعہ بن عُمرو رضی اللہ عنہ

حضرت عُمرو بن جموح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوُ ایمن رضی اللہ عنہ

حضرت عنترہ رضی اللہ عنہ

حضرت نازکوان بن عبدقیس رضی اللہ عنہ

حضرت مالک بن نمیلہ رضی اللہ عنہ

حضرت یاس بن عدلی رضی اللہ عنہ

حضرت عُمرو بن ایاس رضی اللہ عنہ

حضرت مالک بن امۃ رضی اللہ عنہ

اوائل عُمر میں
مُشرف بہ اسلام ہونے والے
صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہن

نام	عمر (سالوں میں)
حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہا	10
حضرت عُمیر بن سعد رضی اللہ عنہ	10
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	8
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	10
حضرت معاذ بن عمر بن جموح رضی اللہ عنہ	12
حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ	13
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	13
حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	13

نام	عمر (سالوں میں)
حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ	14
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	15
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	15
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	15
حضرت حباب بن اریت رضی اللہ عنہ	10
حضرت زُبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	16
حضرت عُمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	16
حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ عنہ	16
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	16
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	17
حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ	17
حضرت اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا	17
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	18
حضرت مصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ	18

1000 سے زائد احادیثِ نبوی ﷺ کی روایت کا شرف پانے والے ①

صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہن

نام	تعداد
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	5374
حضرت عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما	2660
اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا	2210
حضرت عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما	1630
حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ	1540
حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	1286
حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ	1170

① سرورِ کائنات ﷺ کے ۵۰ صحابہ رضی اللہ عنہم (طالب ہاشمی) صفحہ ۱۴۹

جن کتابوں سے اِستفادہ کیا گیا

کتاب کا نام	مصنف کا نام	چھاپنے والے
کشفُ المحجُوب	حُضور سیّدی علی بن عثمان الہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (ترجمہ: مولوی فیروز الدین رحمۃ اللہ علیہ)	فیروز سنز لاہور
مدارجِ نبوت	حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ترجمہ: علامہ مُفتی سیّد غلام مُعین الدّین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور
سُنَنِ ترمذی شریف	اِمام ابُوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (ترجمہ: شیخ الحدیث قاضی محمد ایوب رحمۃ اللہ علیہ)	ضیاءالقُرآن پبلیکیشنز، لاہور
مِشکٰوۃ شریف	اِمام ولی الدّین محمد بن عبداللہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ (ترجمہ: مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری)	فرید بُک سٹال اُردو بازار، لاہور
ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ	ضیاءالقُرآن پبلیکیشنز، لاہور
سیرتِ رسُولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت علامہ محمد نُور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ، کراچی
اِفاداتِ خادمیہ	حضرت مولانا حافظ خادم حُسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ	علامہ فضل حق پبلیکیشنز، لاہور
فیضانِ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن	مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ، کراچی
حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں	حضرت علامہ مولانا محمد یحیٰ انصاری اشرفی	والضحیٰ پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور
معارفِ صحابہ رضی اللہ عنہم	حضرت علامہ محمد عارف قادری، برکاتی، رضوی	شاکر پبلیکیشنز، لاہور
عشرہ مُبشّرہ رضی اللہ عنہم	پروفیسر مولانا محمد رفیق	مکتبہ قُرآنیات، لاہور
سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ	پروفیسر مولانا محمد طفیل چوہدری	ضیاءالقُرآن پبلیکیشنز، لاہور
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	عطاء الرّحمٰن نُوری	مکتبہ طیبہ، مالیگاؤں
حیاتِ صحابیات رضی اللہ عنہن کے درخشاں پہلو	محمود طعمہ حلبی (ترجمہ: ابُوضیاء محمود احمد غضنفر)	المکتبہ رحمانیہ ماڈل ٹاؤن، لاہور
پچاس ۵۰ صحابہ رضی اللہ عنہم	طالب ہاشمی	البدر پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور
تذکارِ صحابیات رضی اللہ عنہن	طالب ہاشمی	البدر پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور
اسمائے شُرکائے بدر وشُرکائے اُحد و کربلا	علامہ نسیم احمد صدیقی نُوری	انجمن ضیائے طیبہ پبلیکیشنز
اصحابِ بدر	قاضی محمد سُلیمان سلمان منصور پُوری	مکتبہ اسلامیہ، لاہور

اَصحابِ صُفّہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

یہ مسجد تھی یہاں سب حاکم و محکوم یکساں تھے
حضوری میں خُدا عزوجل کی خادم و مخدوم یکساں تھے
قیام اُنکا، رکوع اُنکے، سجود اُنکے، قعود اُنکا
دکھاتا تھا کہ ہے کثرت میں بھی واحد وجود اُنکا
عیاں تھا اِس جگہ حُسنِ عمل بھی، حُسنِ نیت بھی
اَدب بھی، حِلم بھی، اِخلاص بھی اور آدمیت بھی
یہ آئے تھے یہاں پر اِکتساب نُور کرنے کو
اشاعت نُورِ قُرآں کی قریب و دُور کرنے کو
خُدا عزوجل کا نام لینا، اِتباعِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کرنا
ہمیشہ بہرِ مخلوقات خالق سے دُعا کرنا
فقط اللہ عزوجل واحد کی رضا مطلوب تھی اُنکو
فقط دُنیا میں حُبِّ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تھی اُنکو
خلوص اُنکے دِلوں میں، حمد تھی اُنکی زبانوں پر
زمیں پر تھے یہ بندے یا "سِتارے" آسمانوں پر

شاہنامہ اسلام (ابوالاثر حفیظ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ) سے اِقتباس
اصل لفظ فرشتے ہے تصرّف کر کے ستارے کیا ہے